© rasailojaraid.com

از : امام ولی اللہ دہلویؒ

اجتہاد اور اس کی اہلیت

”واصل معنی اجتہاد آنست کہ جملۂ عظیمہ از احکام فقہ دانستہ باشد بادلۂ تفصیلیہ از کتاب وسنّت واجماع وقیاس وہر حکمے رامنوط بدلیل اوشناختہ باشد وظن قوی بہمان دلیل حاصل کردہ پس دریں زمانہ مجتہد نمی تواند شد مگر کسیکہ جمع کردہ باشد پنج علم را علمِ کتاب قراۃً و تفسیراً و علمِ سُنّت باسانید آں و معرفت صحیح وضعیف دراں و علمِ اقاویل سلف درمسائل تا ازاجماع تجاوز نہ نماید ونزدیک اختلاف علی قولین قول ثالث اختیار نکند و علمِ عربیت از لغت ونحو وغیر آں و علمِ طرق استنباط ووجوہ تطبیق بین المختلفین بعد ازاں اعمال فکر کند درمسائل جزئیہ وہر حکمے رامنوط بدلیل او بشناسد۔“

(ازالۃ الخفاء صـ۳)

ترجمہ: اور اجتہاد کا اصل معنی یہ ہے کہ (مجتہد) فقہی احکام کے ایک بڑے حصّے کو قرآن وسُنّت اور اجماع وقیاس کے تفصیلی دلائل کے ساتھ جانتا ہو۔ ہر حکم کو اسکی دلیل کے مطابق پہچانتا ہو اور اس دلیل کے ساتھ ظنِ قوی حاصل کرچکا ہو۔ پس آج کے زمانہ میں مجتہد نہیں بن سکتا مگر وہ شخص جو پانچ علوم حاصل کرچکا ہو۔ ۱۔ قرآنِ کریم کا علم قرأت وتفسیر کے ساتھ، ۲۔ سنّتِ رسُولؐ کا علم اسناد کے ساتھ اور اس میں صحیح وضعیف کی پہچان کے ساتھ، ۳۔ سلف صالحین کے اقوال کا علم، (تاکہ کسی مسئلہ میں) اجماع سے تجاوز نہ کرجائے اور دو اقوال کے اختلاف کے وقت تیسرا قول اختیار نہ کرے، ۴۔ عربی زبان کا لغت، نحو اور دیگر ضروریات کے ساتھ علم، ۵۔ احکام کے استنباط کے طریقوں اور مختلف اقوال کے درمیان تطبیق کا علم۔ (ان علوم کے حاصل کرنے کے بعد مجتہد) اپنے فکر کو مسائلِ جزئیہ میں عمل میں لائے اور ہر حکم کو اسکی دلیل کے مطابق پہچانے۔

© rasailojaraid.com